غیر جانبدار سربراہ کانفرنس۔ بھارت تنہا رہ گیا

حنیف خالد

تیرہویں غیر جانبدار سربراہ کانفرنس (نام سمٹ) بڑے اہم موقع پر انعقاد پذیر ہوئی ہے جبکہ اسلامی دنیا کو کشمیر عراق اور فلسطین جیسے سنگین اور نازک مسائل کا سامنا ہے۔ کشمیر اور فلسطین کے مسئلے تو پچپن سالوں سے ہیں لیکن اس وقت اصل ایشو جس پر دنیا کی نگاہیں مرکوز ہیں وہ عراق کا ہے۔ عراق پر امریکہ و برطانیہ کے یکطرفہ حملے کے امکانات کو ختم کرنے کا ہے۔

مزید برآں نائن الیون کے سانحے کے بعد یہ پہلی NON-ALIGNED MOVEMENT SUMMIT ہے جس کا ایجنڈا انسانیت کو درپیش دہشت گردی، اقتصادی سماجی تعاون، یونی لیٹرل ازم وغیرہ پر محیط تھا۔ یہ ایجنڈا ملائیشیا کے وزیراعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد نے نام کے سبکدوش ہوجانے والے جنوبی افریقہ اور دوسرے سربرآوردہ نام لیڈروں کے مشورے سے طے کیا تھا۔ کہنے کو تو پھر نام سمٹ (NAM SUMMIT) میں ڈسکس بھی نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ عراق ایک ملک ہے، دہشت گردی دوسرا موضوع ہے لیکن امریکہ نے عراق پر ڈبلیو ایم ڈیز WEAPON OF MASS) (DESTRUCTIONS نہ صرف رکھنے کا الزام عائد کررکھا ہے بلکہ یہ الزام بھی لگانا شروع کردیا ہے کہ اس نے القاعدہ نامی دہشت گرد تنظیم کے ارکان کی مدد کی ہے۔ اس لئے عراق پر نام سمٹ میں بحث ٹوپی پوائنٹ تھی۔

چنیں اور پچیس فروری کو ملائیشیا کے خوبصورت صاف شفاف اور پرکشش دارالحکومت کوالالمپور جو امریکہ برطانیہ کے دارالحکومتوں سے بھی زیادہ کلین ترقی یافتہ دارالحکومت پایا ہے پتراورلڈ ٹریڈ سینٹر میں ہونے والی کانفرنس میں 116 غیر ملکی سربراہان مملکت/ سربراہان حکومت/ وزرائے خارجہ نے عراق پر امریکہ کے امکانی حملے کے جواز کے گلی لپٹی رکھے بغیر دھجیاں ادھیڑے۔ اس بارے میں عمومی اتفاق رائے موجود تھا کہ عراق پر اگر حملے کا یہ جواز امریکہ بنا رہا ہے کہ اس کے پاس ڈبلیو ایم ڈیز (W.M.Ds) ہیں تو کیا ڈبلیو ایم ڈیز اسی کے ہمسائے اسرائیل کے پاس نہیں ہیں۔ اگر امریکہ کی یہ بات مان لی جائے کہ عراقی ڈبلیو ایم ڈیز سے اردگرد کے ممالک کو خطرہ ہے تو کیا اسرائیل کے جدید ترین میزائلوں، جوہری کیمیاوی جراثیمی ہتھیاروں سے اردن، مصر، شام اور دوسرے عرب ملکوں کو خطرہ نہیں ہے اگر عراق پر اس بنا پر امریکہ برطانیہ نیٹو حملے کی تیاریوں میں مصروف ہیں کہ اس نے 22 سالوں کے دوران کویت اور ایران کے ساتھ جنگیں لڑیں، کویت پر قبضہ کیا تو کیا اسرائیل نے مصر شام اردن کے ساتھ دو جنگیں نہیں لڑیں کیا اس نے ان تینوں ملکوں کے وسیع و عریض علاقے پر قبضہ نہیں کیا اور کیا وہ 55 سالوں سے فلسطینی ریاست پر طاقت کے بل بوتے پر قبضہ جمائے ہوئے نہیں ہے۔ اس کے خلاف امریکہ برطانیہ نیٹو جارحیت کا ارتکاب کیوں نہیں کرتے جو آج تک فلسطینی عورتوں بچوں مردوں پر عرصہ حیات تنگ کرچکا ہے اور جس نے حالیہ دو برسوں میں بھی فلسطینیوں کے خلاف وحشت و بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہزاروں بے گناہ فلسطینی مارے ہیں اور ان عبرتناک مناظر کو امریکہ نیٹو کے ممالک کے کروڑوں عوام روزانہ ٹی وی اسکرین پر دیکھتے ہیں۔ عراق پر امریکہ کے امکانی حملے پر اتفاق رائے ہونا بڑا مشکل ہے کیونکہ نام کے 116 رکن ممالک ہیں۔ ان میں کئی عرب ایشیائی افریقی ممالک امریکہ کے پٹھو بھی ہیں اور کئی انڈیا جیسے دوغلے بھی ہیں۔ نام سمٹ کے اختتام پر سربراہان نے اتفاق رائے سے چھبیس صفحات کے ضخیم اور انتہائی اہم حتمی دستاویز (Final Document) جاری کی ہیں۔

حتمی دستاویز میں عراق کے بارے میں کہا گیا کہ عراق کے خلاف جنگ کی دھمکیوں سے پیدا شدہ انتہائی خطرناک اور تیزی سے بگڑتی ہوئی صورتحال پر اظہار تشویش کرتے ہوئے غیر جانبدار تحریک کے ممبر سربراہان مملکت/ سربراہان حکومت کی کانفرنس اپنے اس موقف کا اعادہ کرتے ہیں کہ عراق کے بحران کا پرامن حل تلاش کیا جائے۔ جنگ کے نہ صرف خلیج بلکہ دنیا بھر میں دوررس نتائج و اثرات مرتب ہوں گے۔ سربراہوں نے اقوام متحدہ کی رکن تمام ریاستوں کی خود مختاری، علاقائی یکجہتی، سیاسی آزادی اور سلامتی کا احترام کرنے اور طاقت کے عدم استعمال کے بنیادی اصولوں کا اعادہ کیا۔ سربراہوں نے یہ عہد کیا کہ وہ حالیہ صورتحال میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں گے اور اپنا دباؤ ڈالیں گے۔ امن و سلامتی برقرار رکھنے کے متعلق اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کے مرکزی کردار پر یقین و ایقان کرتے ہوئے سربراہوں نے یونی لیٹرل (یکطرفہ) ایکشن کی بجائے ملٹی لیٹرل ایکشن کی بنیاد پر ہونے والے پرامن طریقوں سے عراق کے بحران کو حل کرنے کی کوشش جاری رکھنے پر زور دیا۔

غیر جانبدار ممالک کے سربراہوں نے سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر چودہ سو اکتالیس کے تابع اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں کی غیر مشروط واپسی اور ان کے ساتھ تعاون کرنے کے عراقی فیصلے کا خیر مقدم کیا جس سے دنیا کو یہ یقین دہانی ملتی ہے کہ ڈبلیو ایم ڈیز کا خاتمہ ہوجائے گا۔ سربراہوں نے عراق سے استدعا کی کہ وہ سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر چودہ سو اکتالیس اور دوسری متعلقہ قراردادوں پر مکمل عمل کرے اور پروسس میں شامل رہے کیونکہ قرارداد پر عملدرآمد عراق اور اقوام متحدہ کے مابین تمام معاملات کے جامع پرامن حل کی طرف ایک اہم قدم ہوگا۔ نام لیڈروں نے عراق کو اسلحے سے پاک کرنے کی حالیہ کوشش (DISARMAMENT EFFORT) کو خشم نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر چھ سو ستاسی کے تحت عائد کی جانے والی پابندیوں کے خاتمے کی جانب ایک قدم بننا چاہئے۔ سربراہوں نے یہ بھی کہا کہ عراقی بحران کے پرامن حل سے عراق کی خود مختاری، علاقائی یکجہتی، سیاسی آزادی اور سلامتی کے تحفظ میں سلامتی کونسل کی صلاحیتیں (Ensure) ہوں گی۔

غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کی کوالالمپور کانفرنس کے دوران دہشت گردی کے ایشو پر پاکستان کو بڑی کامیابی ہوئی۔ حتمی دستاویز میں شامل کرانے کیلئے بھارت جو پاکستان کے حوالے سے PAKISTAN SPECIFIC PARAGRAPH پیراگراف لانا چاہتا تھا وہ نہ لا سکا۔ اس حوالے سے صدر جنرل پرویز مشرف اور ان کی ٹیم نے دوست ممالک کی مدد بطریق احسن حاصل کی۔ انڈیا چاہتا تھا کہ کراس بارڈر دہشت گردی کے اپنے الزام کو نام سمٹ فورم پر منوائے اور پاکستان کو اقوام عالم میں بدنام کرے کہ وہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں دہشت گرد بھجوا رہا ہے اور کشمیر میں دہشت گردی ہو رہی ہے لیکن کوالالمپور میں مقیم پاکستانیوں کے ایک لیڈر شجاع اللہ خان کے بقول غیر جانبدار سربراہ کانفرنس امریکہ یا یورپی یونین نہیں ہے جہاں انڈیا دہشت گردی کی اصطلاح کی آڑ میں کسی کو بیوقوف بنا پاتا ہے۔ نام سمٹ کے آدھے سے زیادہ ممبر ممالک جن میں مصر، الجزائر، انڈونیشیا، تیونس، انگولا، موزمبیق وغیرہ بھی شامل ہیں نے تو آباد یاتی حکمرانوں سے آزادی، تحریک حق خودارادیت جسے تحریک آزادی بھی کہا جاتا ہے کے ذریعے حاصل کی ہے۔ اس بنا پر 116 ممالک کی غیر جانبدار تحریک کی اکثریت جو حق خودارادیت کا احترام کرتی ہے نے پاکستانی وفد کے اصولی موقف کا ساتھ دیا اور انڈیا اس عالمی فورم میں تنہا رہ گیا۔ یہ ممبر ملک انڈیا کا ساتھ دینا بھی چاہتے تو کیسے دے سکتے تھے اگر ساتھ دیتے تو پھر وہ اپنے معرض وجود میں آنے کے جواز کی ہی نفی کرتے۔ اس لئے نام سمٹ نے ترقی پذیر ممالک میں جاری کسی بھی تحریک حق خودارادیت، چاہے وہ کشمیر میں ہو یا فلسطین و روانڈا میں، کو دہشت گردی قرار دینے سے انکار کردیا۔

دہشت گردی کے حوالے سے جو پیراگراف حتمی طور پر ''نام سمٹ'' نے منظور کیا اس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ دہشت گردی اور جنگ آزادی میں فرق ہے ویسے بھی آپ ستمبر الیون کے واقعات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر آزادی کی قانونی تحریکوں کو یہ کہہ کر بدنام نہیں کرسکتے کہ وہ دہشت گردی ہے۔ نام سمٹ نے کہہ دیا ہے کہ جو حقیقی تحریک آزادی ہے وہ تحریک آزادی ہی رہے گی۔ کشمیری عوام جن کو حق خودارادیت دلانے کی قرارداد پر نہ صرف پاکستان بلکہ بھارت اور اقوام متحدہ بھی دستخط کرچکے ہیں ان کی موجودہ تحریک آزادی کو غیر قانونی قرار دلانے کے بھارتی عزائم کوالالمپور سمٹ کے دوران خاک میں مل گئے۔

دہشت گردی کے حوالے سے ''نام سمٹ'' کی حتمی دستاویز کے پیرے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ایک بین الاقوامی کانفرنس بلا کر دہشت گردی کی Definition مسلمہ تعریف کا تعین کیا جائے۔ ایسی بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کا تقاضا ہو جانا بھارت کیلئے بار گراں ثابت ہوا کیونکہ دہشت گردی کی ایسی مسلمہ تعریف Definition میں اقوام متحدہ کے تحت ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کسی بھی صورت میں فریڈم موومنٹ (تحریک آزادی) کو دہشت گردی قرار نہیں دے سکے گی۔